

امام ابن حزم اندلسی

المحلّٰی اردو

حصہ [illegible]

ترجمہ

مولانا غلام احمد حریری



ناشر

دارالدعوة السلفية

شیش محل روڈ

لاہور، پاکستان



مَن یُرِدِ اللہُ بِهٖ خَیْرًا یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ

دو ہزار سے زائد احکام و مسائل زندگی پر مشتمل فقہ الحدیث کی بلند پایہ کتاب

المحلّٰی اردو

تالیف

حافظ ابو محمد علی بن احمد بن سعید المعروف بہ امام ابن حزم اندلسیؒ

المتوفی: ۴۵۶ھ

ترجمہ

مولانا غلام احمد حریری

صدر شعبہ علوم اسلامیہ زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد

نظر ثانی

مولانا ابو الاشبال صغیر احمد شاغف بہاری

(جلد اول)

دار الدعوۃ السلفیہ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور ۲

۴۱۔ حضرت عیسیٰ نہ مقتول ہوئے نہ مصلوب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ مقتول ہوئے نہ مصلوب بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی پھر اپنی طرف اٹھالیا۔

قرآن کریم میں فرمایا:

فَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ (النساء: ۱۵۷) انھوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انھیں سولی پر چڑھایا۔

پھر فرمایا: اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ (آل عمران: ۵۵)

میں تمھاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھالوں گا۔

اور ارشاد ہوا: وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ۔

اور جب تک میں اُن میں رہا ان کے حالات کی خبر رکھتا تھا جب تو نے مجھے دُنیا سے اٹھالیا تو تو اُن کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

مزید ارشاد ربانی ہے: اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا (الزمر: ۴۲)

اللہ لوگوں کے مرنے کے وقت اُن کی رُوحیں قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں اُن کی روحیں سوتے میں (قبض کر لیتا ہے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ وفات کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) نیند (۲) موت "فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ" سے حضرت عیسیٰ کا مطلب یہ نہ تھا کہ جب تُو نے مجھے سُلا دیا بلکہ اُن کی مراد یہ تھی کہ جب تُو نے مجھے وفات دی۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضرت عیسیٰ مقتول یا مصلوب ہوئے تو وہ شخص کافر اور مرتد ہے۔ اس کا خون اور مال مباح ہے۔ اس لیے کہ وہ شخص قرآن کی تکذیب اور اجماع کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔[۱]

---

[۱] ابن حزم حضرت عیسیٰ کو مقتول یا مصلوب ماننے والے کو مرتد یا واجب القتل اس لیے قرار دے رہے ہیں کہ وہ نص قرآن کی تکذیب کی اور اجماع کی خلاف ورزی کی مگر خود وہ حیاتِ عیسیٰ کے اجماعی عقیدے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ لیکن اس

المحلى

تصنيف الامام الجليل ، المحدث ، الفقيه ، الاصولى ، قوي العارضة
شديد المعارضة ، بليغ العبارة ، بالغ الحجة ، صاحب التصانيف
الممتعة فى المعقول والمنقول ، والسنة ، والفقه ، والاصول
والخلاف ، مجدد القرن الخامس ، فخر الاندلس
أبي محمد علي بن احمد بن سعيد بن حزم
المتوفى سنة ٤٥٦ هـ

الجزء الاول

عني بنشره وتصحيحه للمرة الأولى سنة ١٣٤٧
ادارة الطباعة المنيرية
لصاحبها ومديرها محمد منير عبده اغا الدمشقي
بتحقيق الاستاذ الشيخ احمد محمد شاكر القاضي الشرعي

حقوق الطبع محفوظة لها

مطبعة النهضة بشارع عبد العزيز بمصر

ثنا اسماعيل عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة ان رسول الله ﷺ قال « أتدرون ما المفلس قالوا المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع فقال ان المفلس من أمتي من يأتي يوم القيامة بصلاة وصيام وزكاة ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا وأكل مال هذا وسفك دم هذا (وضرب هذا) (١) فيعطى هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل أن يقضى ما عليه أخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح في النار » وقال عز وجل (اليوم تجزى كل نفس بما كسبت)*

٤١ — مسئلة — وأن عيسى عليه السلام لم يقتل ولم يصلب ولكن توفاه الله عز وجل ثم رفعه اليه. وقال عز وجل (وما قتلوه وما صلبوه) وقال تعالى (اني متوفيك ورافعك الي) وقال تعالى عنه أنه قال (وكنت عليهم شهيداً ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم وأنت على كل شيء شهيد) وقال تعالى (الله يتوفى الأنفس حين موتها والتي لم تمت في منامها) فالوفاة قسمان: نوم وموت فقط، ولم يرد عيسي عليه السلام بقوله (فلما توفيتني) وفاة النوم فصح أنه انما عنى وفاة الموت، ومن قال انه عليه السلام قتل أو صلب فهو كافر مرتد حلال دمه وماله لتكذيبه القرآن وخلافه الاجماع.

٤٢ — مسئلة — وأنه لا يرجع محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا أحد من من أصحابه رضي الله عنهم الا يوم القيامة اذا رجع (الله) المؤمنين والكافرين للحساب والجزاء. هذا اجماع جميع أهل الاسلام المتيقن قبل حدوث الروافض المخالفين لاجماع أهل الاسلام المبدلين للقرآن المكذبين بصحيح سنن رسول الله ﷺ المجاهرين بتوليد الكذب المتناقضين في كذبهم أيضاً، وقال عز وجل. (وكنتم أمواتا فأحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم) وقال تعالى (ثم انكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون) فادعوا من رجوع على رضى الله عنه مالا يعجز أحد عن أن يدعى مثله لعمر أو لعثمان أو لمعاوية رضى الله عنهم أو لغير هؤلاء — اذا لم يبال بالكذب

(١) الزيادة من مسلم ج٢ : ص ٢٨٣